احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 7 نومبر 2009ء

روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 7 نومبر 2009ء 18 ذیقعد 1430 ہجری 7 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 253

نفس پر فتح کا دن

سٹینلے لین پول فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جس دن آنحضرتؐ کو اپنے دشمنوں پر عظیم ترین فتح حاصل ہوئی وہی دن آپؐ کو اپنے نفس پر سب سے زیادہ عالی شان فتح حاصل کرنے کا دن بھی تھا۔ قریش نے سالہاسال تک جو کچھ رنج اور صدمے دیئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپؐ پر ڈالی تھی آپؐ نے کشادہ دلی کے ساتھ ان تمام باتوں سے درگذر کی اور مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دیدیا۔ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے شدید ترین دشمنوں کے شہر میں بحیثیت ایک فتح مند کے داخل ہوئے تو صرف چار مجرم جو از روئے انصاف قصوروار قرار دیئے گئے واجب القتل اشخاص کی فہرست میں داخل کئے گئے۔ فوج نے آپؐ کی مثال کی تقلید کی اور خاموشی اور امن وامان کے ساتھ شہر میں داخل ہوئی نہ کوئی مکان لوٹا گیا اور نہ کسی عورت کی بے حرمتی کی گئی۔

﴿مقدمہ انتخاب قرآن صفحہ :67﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو جبراً نہیں پھیلایا اور جو تلوار اُٹھائی گئی وہ اِس لئے نہیں تھی کہ دھمکی دے کر اسلام قبول کرایا جائے بلکہ اِس میں دو امر ملحوظ تھے (1) ایک تو بطور مدافعت یہ لڑائیاں تھیں کیونکہ جب کہ کفار نے حملہ کر کے تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا تو بجُز اس کے کیا چارہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی۔ (2) دوسری قرآن شریف میں ان لڑائیوں سے ایک زمانہ پہلے یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ جو لوگ اس رسول کو نہیں مانتے خدا اُن پر عذاب نازل کرے گا۔ چاہے تو آسمان سے اور چاہے تو زمین سے اور چاہے تو بعض کی تلوار کا مزہ بعض کو چکھاوے۔ اِسی طرح اس مضمون کی اور بھی پیشگوئیاں تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ وہ خط جو میں نے عبدالحکیم خان کو لکھا تھا اس میں میرا یہی مطلب تھا کہ اگر رسول کا ماننا غیر ضروری ہے تو خدا تعالیٰ نے اِس رسول کے لئے یہ اپنی غیرت کیوں دکھلائی کہ کفار کے خون کی نہریں چلادیں۔ یہ سچ ہے کہ اسلام کے لئے جبر نہیں کیا گیا مگر چونکہ قرآن شریف میں یہ وعدہ موجود ہے کہ جو لوگ اس رسول کے مکذّب اور منکر ہیں وہ عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے۔ اِس لئے اُن کے عذاب کیلئے یہ تقریب پیش آئی کہ خود اُن کافروں نے لڑائیوں کے لئے سبقت کی تب جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے۔ اگر رسول کا انکار کرنا خدا کے نزدیک سہل امر تھا اور باوجود انکار کے نجات ہو سکتی تھی تو پھر اس عذاب کے نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی جو ایسے طور سے نازل ہوا جس کی دنیا میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..........یعنی اگر یہ رسول جھوٹا ہے تو خود تباہ ہو جائے گا لیکن اگر سچا ہے تو تمہاری نسبت جو عذاب کے بعض وعدے کئے گئے ہیں وہ پورے ہوں گے۔

﴿حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد22ص 159﴾

ماٹو شوریٰ 2009ء

''یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا''۔ ﴿چھٹی شرط بیعت﴾

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 24/اگست 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

''اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم و رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔......پس رسم و رواج سے بچنا اور ہوا وہوس سے بچنا......تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کے لئے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے اور اصل میں تو اگر ایک مومن قرآن شریف کو مکمل طور پر اپنی زندگی کا دستور العمل بنالے تو تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔...... اور پھر جہاں ضرورت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اپنے فعل سے اپنے قول سے اس کی وضاحت فرمادی اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کو اپنے سر پر قبول کرو۔''

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

عزت والا اجر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے'' (الحدید:12)

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ﴾

﴿مشعل راہ﴾

رفقاء کو حضرت مسیح موعود سے ایک عشق تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 17/اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میرے نہایت پیارے بھائی اپنی جدائی سے ہمارے دل پر داغ ڈالنے والے میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم ومغفور رئیس سامانہ علاقہ پٹیالہ کے ہیں جو دوسری ربیع الثانی 1308ھ میں اس جہان فانی سے انتقال کر گئے (۔) یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم اس کی جدائی سے غمزدہ ہیں۔'' میرزا صاحب مرحوم جس قدر مجھ سے محض للہ محبت رکھتے تھے اور جس قدر مجھ میں فنا ہو رہے تھے۔ میں کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں تا اس عشقی مرتبہ کو بیان کر سکوں اور جس قدر ان کی بے وقت مفارقت سے مجھے غم اور اندوہ پہنچا ہے میں اپنے گزشتہ زمانہ میں اس کی نظیر بہت ہی کم دیکھتا ہوں۔ وہ ہمارے فرط اور ہمارے میر منزل ہیں'' یعنی ہماری نظر میں ان کا بڑا مقام ہے اور بڑے اچھے آگے بڑھنے والے تھے لیڈرانہ صلاحیت تھی'' جو ہمارے دیکھتے دیکھتے ہم سے رخصت ہوگئے۔ جب تک ہم زندہ رہیں گے ان کی مفارقت کا غم ہمیں کبھی نہیں بھولے گا۔.........ان کی مفارقت کی یاد سے طبیعت میں اداسی اور سینہ میں قلق کے غلبہ سے کچھ خلش اور دل میں غم اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ان کا تمام وجود محبت سے بھر گیا تھا۔ میرزا صاحب مرحوم محبانہ جوشوں کے ظاہر کرنے کے لئے بڑے بہادر تھے''۔

(فتح ....روحانی خزائن جلد نمبر3 صفحہ 39)

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ دعا ہے، بلکہ حضرت مسیح موعود کے سامنے یہ بیان دے رہے تھے کہ:

''اے میرے آقا! میں اپنے دل میں متضاد خیالات موجزن پاتا ہوں۔ ایک طرف تو میں بہت اخلاص سے اس امر کا خواہاں ہوں کہ حضور کی صداقت اور روحانی انوار سے بیرونی دنیا جلد واقف ہو جائے۔ اور تمام اقوام وعقائد کے لوگ آئیں اور اس سرچشمہ سے سیراب ہوں جو اللہ تعالیٰ نے یہاں جاری کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس خواہش کے عین ساتھ ہی اس خیال سے میرا دل اندوہگین ہو جاتا ہے کہ جب دوسرے لوگ بھی حضور سے واقف ہو جائیں گے اور بڑی تعداد میں یہاں آنے لگیں گے تو اس وقت مجھے آپ کی صحبت اور قرب جس طرح میسر ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی مسرت سے محروم ہو جاؤں گا۔ ایسی صورت میں حضور دوسروں کے گھر جائیں گے۔

حضور والا! مجھے اپنے پیارے آقا کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا جو مسرت بخش شرف حاصل ہے اس سے مجھے محرومی ہو جائے گی۔ ایسی متضاد خواہشات یکے بعد دیگرے میرے دل میں رونما ہوتی ہیں''۔

تو قاضی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود میری یہ باتیں سن کر مسکرا دئے۔

(رفقاء احمد جلد 6 صفحہ 10)

پھر قاضی ضیاء الدین صاحب کا ہی ایک نمونہ ہے۔ قاضی عبدالرحیم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ والد صاحب نے خوشی سے بیان کیا کہ میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود سے آپ کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب نے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ تو حضور نے میرا نام اور پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے اور (تعجب سے) کہا کرتے تھے کہ حضور کو میرے دل کی کیفیت کا کیونکر علم ہو گیا۔ یہ اسی عشق کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ میں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت مسیح موعود کے در پر لے آیا ہوں۔ اب میرے بعد اس دروازہ کو کبھی نہ چھوڑنا۔ چنانچہ آپ کی اولاد نے اس پر کامل طور پر عمل کیا۔

(رفقاء احمد جلد 6 صفحہ 8-9)

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو کابل میں 1924ء میں شہید کیا گیا۔ شہادت سے پہلے انہوں نے قید خانہ سے ایک احمدی دوست کو خط لکھا اور اس میں فرمایا ''میں ہر وقت قید خانہ میں خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ احمدیت پر قربان کر دے''۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 554

ملت کا غمگسار

باجوہ خاندان کے ایک مخلص احمدی بزرگ چوہدری غلام اللہ باجوہ کی ایک آب زر سے لکھے جانے والی تحریر بطل احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی اسمبلی کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''آپ ساری عمر (مومنوں) اور عربوں کی خدمت کرتے رہے ہیں اور یو۔ این۔ او میں کئی عرب ملکوں کو دلائل سے آزادی دلوائی اس لئے تقریباً تمام عرب ممالک نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا اور عالمی عدالت انصاف میں جج بنانے کے لئے ووٹ دیئے اور کامیابی نصیب ہوئی۔ آپ کی وفات پر بہت سے عرب ملکوں نے آپ کے ورثاء کو تعزیت کے پیغام بھیجے اور ان میں آپ کی خدمات کو اجاگر کیا اور خراج تحسین پیش کیا۔

آپ حد درجہ کے مہمان نواز اور قوم کے خدمت گزار تھے اور اپنی وراثت کی جائیداد اپنے بھائیوں کو دے دی اور اپنی کمائی ہوئی جائیداد سلسلہ احمدیہ کو پیش کر دی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے ماموں چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں جو آپ کے بڑے قریب تھے انہوں نے بتایا کہ جب آپ کا قیام لندن میں عالمی عدالت انصاف سے پنشن لینے کے بعد تھا تو آپ تیرہ ہزار روپے ماہوار پاکستان میں غریبوں اور حاجت مندوں کو ارسال کرتے تھے۔

آپ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے تھے۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ میں ایک معمولی سا چشم دید واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہوگا کہ آپ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے تھے۔

اگست 1949ء کو میں ولایت جانے کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ کراچی گیا اور چوہدری صاحب کے ہاں ٹھہرا۔ آپ اس وقت وزیر خارجہ تھے آپ نے ایک ململ کا کرتہ جو کئی جگہوں سے پھٹا ہوا اور اس لائق تھا کہ اسے چھٹی دے دی جائے آپ نے مرمت کے لئے ہمشیرہ مجیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری شاہنواز صاحب کو دیا۔ ان کے لئے اسے مرمت کرنا مشکل تھا۔ بہرحال بڑی محنت سے مرمت کیا گیا اور آپ اسے گھر میں استعمال کرتے رہے۔

(آپ بیتی باجوہ صفحہ 22 مطبوعہ کینیڈا)

سلسلہ احمدیہ کے ایک شہرت یافتہ ''حاتم طائی''

جناب غلام اللہ باجوہ کے قلم سے چوہدری شاہنواز صاحب کاہلوں مرحوم کی عظیم الشان اور فقید المثال خدمات کا تذکرہ:۔

حاتم طائی تو اپنی دولت حاجت مندوں کو دیتے تھے لیکن آپ بنک سے قرض لے کر ملازمین کو ترقیاں دیتے اور ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھیجتے رہے۔

آپ عزیز واقارب کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ آپ نے کاروبار میں عزیز واقارب اور دوستوں کو ان کی قابلیت کے مطابق ملازمتیں دیں۔ جب کبھی کوئی آسامی خالی ہوئی تو رشتہ داری کی تلاش کی اور اسے لگایا۔

آپ حد درجہ کے مہمان نواز ہیں اور اعلیٰ اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں۔ لاہور میں جب تشریف لاتے تو کبھی دوپہر کا کھانا اکیلے نہیں کھایا اور ہمیشہ کسی نہ کسی کو مدعو کیا اور مجھے ہمیشہ مدعو کرتے۔ اسی طرح گھر میں بھی بہت مہمان نوازی ہوتی ہے آئے دن دعوتوں کا دور چلتا ہے۔ جب کبھی کوئی صاحب گھر آیا تو اسے ضرور کھانا کھلایا گیا۔ اپنی ہمشیرگان کو جب تک وہ حیات تھیں ہر ماہ رقم ارسال کرتے رہے۔

آپ ایک خوش شکل انسان ہیں۔ چھ فٹ قد ہے بڑی شخصیت کے مالک ہیں اور اعلیٰ قسم کا لباس زیب تن کرتے ہیں۔

آپ حد درجہ محنتی، وقت کے پابند اور بہت اعلیٰ منتظم ہیں۔ دفتر کو خوب سجا کر رکھتے ہیں اور دفتر کا مقام بہت اعلیٰ اور عمدہ ہوتا ہے۔ ملازمین کی غلطیاں معاف کر دیتے ہیں۔ اگر ملازمین بے ایمانی کریں تو اکثر معاف کر دیتے ہیں۔ آپ کنجوسی کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔

آپ احمدیت کے شیدائی ہیں اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر قرآن مجید کے روسی زبان میں ترجمہ و اشاعت کے اخراجات کی تمام ذمہ داری آپ نے لی ہے۔ اشاعت کے اخراجات تیس ہزار پونڈ تقریباً 9 لاکھ روپے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی اولاد نے جاپانی ترجمۃ القرآن کی ذمہ داری قبول کی ہے اس پر بھی تیس ہزار پونڈ تقریباً 9 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اس سلسلہ میں کام شروع بھی ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دیتا رہا ہے۔

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو آپ نے لندن کے قیام میں مرسڈیز بینز کار بطور تحفہ کے پیش کی۔ (آپ بیتی باجوہ'' صفحہ 27,26 مطبوعہ کینیڈا)

ہر کسے چوں مہربانی مے کند
از زمینی آسمانی مے کند

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴿ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ﴿ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر اثر واقعات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

ماں اور بچہ پر رحم

ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا کئی دفعہ جب میں نماز پڑھاتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز کو لمبی کروں گا اتنے میں پیچھے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آجاتی ہے تو میں نماز مختصر کر دیتا ہوں تا کہ ماں کو تکلیف نہ ہو۔

مال سے بے رغبتی

عقبہؓ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں آنحضرتؐ کے پیچھے ایک دفعہ عصر کی نماز پڑھی۔ آپؐ سلام پھیرتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اتنی جلدی گھر میں تشریف لے گئے کہ لوگ حیران ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب واپس تشریف لائے۔ تو لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ خیر تھی؟ آپؐ نے فرمایا مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا۔ جو گھر میں پڑا رہ گیا تھا اور یہ بات بری لگی کہ مجھے اس کا خیال بھی آئے۔ اس لئے جلدی سے جا کر اسے خیرات کر آیا۔

عورت کی عزت

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ معہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے عُسفان سے مدینہ واپس آ رہے تھے کہ اچانک آپؐ کی اونٹنی کا پیر پھسل گیا اور آپؐ مع اپنی بیوی صفیہؓ کے اس پر سے گر پڑے۔ ابوطلحہؓ صحابی یہ حالت دیکھ کر اپنے اونٹ پر سے کودے اور دوڑ کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچے۔ عرض کیا۔ صدقے جاؤں کوئی چوٹ تو نہیں لگی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ابوطلحہؓ پہلے عورت کی خبر لو۔ اس پر ابوطلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے پاس گئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر سواری کو درست کیا اور دونوں کو سوار کرایا۔

ہلکے پیٹ کھاؤ

ایک دفعہ ابوجحیفہؓ صحابی نے عمدہ کھانا پیٹ بھر کر کھایا اور آنحضرتؐ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور وہاں بیٹھے بیٹھے زور سے ڈکار لی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو لوگ دنیا میں ٹھونس ٹھونس کر کھائیں گے۔ وہ قیامت میں بھوکے رہیں گے۔ یہ نصیحت سن کر ابوجحیفہؓ نے پھر کبھی ساری عمر پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا اگر رات کو کھاتے تو دن کو بھوکے رہتے اور دن کو کھا لیتے تو رات کو فاقہ کرتے۔

صحابہؓ کا رنگ

آنحضرتؐ کے اصحاب مردہ دل اور خشک مزاج نہ تھے۔ اپنی مجلسوں میں اشعار بھی پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ کے قصے بھی سنایا کرتے تھے۔ ہنسی مذاق بھی کر لیتے تھے۔ سیر و شکار بھی کیا کرتے تھے۔ بال بچوں سے بھی مشغول ہوتے تھے۔ لیکن جب کوئی دین کا کام آ پڑتا تھا تو سب باتیں چھوڑ کر اس میں اتنے محو ہو جاتے تھے کہ گویا دیوانے ہو گئے ہیں۔

صحابہؓ ہمیشہ اپنے قصور کی سزا کے لئے تیار رہتے

ایک صحابی تھے سلمہ بن صخر۔ ان سے ایک گناہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مجھے پکڑ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں لے چلو۔ ان لوگوں نے انکار کیا۔ اس پر وہ خود حاضر ہوئے اور اپنی غلطی بیان کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سلمہ تم اور یہ کام!! انہوں نے جواب دیا! ہاں یا رسول اللہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ آپؐ جو سزا مناسب ہو دیں میں خدا کے حکم پر صابر رہوں گا۔

تہجد گزار لڑکا

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات آنحضرتؐ کے گھر میں اپنی خالہ کے پاس سویا۔ (ان کی خالہ میمونہؓ آنحضرت کی بیوی تھیں) آنحضرتؐ کی باری اس دن وہیں کی تھی۔ آپؐ پچھلی رات تہجد کی نماز کے لئے اٹھے اور پوچھا۔ کہ لڑکا سو رہا ہے؟ میں نے یہ لفظ سنے تو میں بھی وضو کر کے آپؐ کے بائیں طرف نماز پڑھنے جا کھڑا ہوا۔ آپؐ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا۔

آپؐ کا ایک معجزہ

ایک دفعہ ابوہریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کی بہت حدیثیں سنتا ہوں مگر پھر بھول جاتا ہوں۔ ایسا ہو کہ میں بھولا نہ کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی۔ تو آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو چُلو کی طرح بنایا اور میری چادر میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اب اس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لو۔ میں نے لپیٹ لی۔ اس کے بعد پھر میں کوئی حدیث نہیں بھولا۔

وفات کی پیشگوئی

ایک دن آنحضرتؐ نے اپنی عمر کے آخری دنوں میں ایک خطبہ پڑھا۔ اس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا و آخرت کے متعلق اختیار دیا کہ جسے چاہے پسند کر لے۔ اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔ حضرت ابوبکرؓ یہ بات سن کر رونے لگے یہاں تک کہ ان کی چیخیں نکل گئیں۔ بعض صحابہ نے کہا۔ ان کو اس بات پر رونا کیوں آیا۔ بھلا اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔ اچھا ہوا جو اس بندے نے دنیا چھوڑ کر آخرت کو پسند کر لیا۔ (مگر بعد میں صحابہ کو معلوم ہوا کہ اس میں آنحضرتؐ نے خود اپنا ذکر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ خدا نے مجھے اختیار دیا کہ چاہو تو دنیا میں رہو۔ چاہے اللہ کی طرف سفر اختیار کرو۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اللہ کو اختیار کر لیا اور چونکہ حضرت ابوبکر سب سے زیادہ علم اور عقل والے تھے اس لئے وہ فوراً بات کی تہہ کو پہنچ گئے۔) حضرت ابوبکر کے اس رونے پر آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکر نہ روؤ۔ اے لوگو اگر سب سے زیادہ مجھ پر کسی کا احسان ہے تو ابوبکر کا ہے۔ سب سے زیادہ ابوبکر نے مجھ پر اپنا مال اور اپنا وقت قربان کیا ہے۔ اگر میں کسی کو خدا کے سوا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو ہی بناتا۔ ہاں وہ میرے اسلامی بھائی اور پیارے ہیں۔ دیکھو مسجد میں جن جن لوگوں کے دروازے کھلتے ہیں سب کو بند کر دو صرف ایک ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔

عمار کی شہادت کی خبر دینا

جن دنوں مسجد نبوی بن رہی تھی اور صحابہ تو ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اٹھا کر لاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے جب ان کی محنت کو ملاحظہ فرمایا۔ تو محبت سے ان کی مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس اے عمار تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا تو ان کو جنت کی طرف بلاتا ہو گا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت عمار حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں ان کی طرف سے باغیان خلافت سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔)

فوجی کرتب مسجد میں

ایک دفعہ حبشی گتکے باز مدینہ میں آئے اور اپنا فن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں دکھانے لگے آپؐ نے ملاحظہ فرمایا اور اپنے دروازہ پر جو مسجد میں کھلتا تھا۔ اس طرح کھڑے ہو گئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اندر سے ان کے کرتب دیکھ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر سے حضرت عائشہؓ کا پردہ کر رکھا تھا۔

شاہ روم کا دربار

حضرت ابوسفیانؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں وہ ایک قافلہ کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے۔ اس وقت اس ملک کا بادشاہ ہرقل تھا اور آنحضرتؐ نے انہی دنوں اس کے نام ایک تبلیغی خط لکھا تھا۔ ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ ہرقل نے میرے پاس ایک آدمی بھیجا اور مجھے اپنے دربار میں طلب کیا۔ میرے ساتھ قریش کے کئی آدمی اور بھی تھے۔ پھر ہرقل نے کہا کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار اس شخص کا کون ہے۔ جس نے عرب میں نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریبی ہوں۔ اس پر ہرقل نے کہا کہ اس شخص کو میرے پاس کھڑا کر دو اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کھڑا کر دو۔ پھر بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس نبی کا حال پوچھتا ہوں۔ اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے فوراً بتا دینا۔

ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ میں ضرور جھوٹ بولتا۔ مگر اس کے ڈر کے مارے کہ یہ لوگ مجھے یہیں ذلیل کر دیں گے۔ مجبوراً میں نے سچ سچ باتیں کیں۔ چنانچہ ہرقل نے مجھ سے سوال کرنے شروع کئے:۔

ہرقل:۔ اس نبیؐ کا حسب نسب تم لوگوں میں کیسا ہے؟

میں: وہ ہم میں بہت اعلیٰ نسب کے ہیں۔

ہرقل:۔ کیا تم لوگوں میں سے کسی نے اس سے پہلے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔

میں: نہیں

ہرقل:۔ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

میں: نہیں

ہرقل:۔ کیا نبوت کے دعوے سے پہلے تمہارے نزدیک وہ شخص جھوٹا تھا؟

میں: نہیں۔ اس سے پہلے تو وہ بڑا راستباز اور امین تھا۔

ہرقل:۔ کیا امیر لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا غریب لوگوں نے؟

میں: غریبوں نے۔

ہرقل:۔ کیا ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں۔ یا گھٹتے جاتے ہیں۔

میں: زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔

ہرقل:۔ کیا کوئی ان میں سے اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد بیزار ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے۔

میں: نہیں

ہرقل:۔ کیا کبھی وہ بدعہدی بھی کرتے ہیں؟

میں: نہیں مگر آج کل ہماری ان کی صلح ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ اس زمانہ میں کیا کریں گے۔ وعدہ

خلافی۔ یا وعدہ وفائی؟ (اس جواب کے سوا مجھے اور کہیں قابو نہیں ملا کہ کوئی بات آنحضرتؐ کے برخلاف بیان کرسکتا)

ہرقل:۔ آیا تم نے کبھی انؐ سے جنگ بھی کی ہے؟

میں: ہاں

ہرقل:۔ پھر اس کا نتیجہ کیا رہا؟

میں: کبھی ہم جیت جاتے ہیں اور کبھی وہ

ہرقل:۔ وہ نبی تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟

میں: وہ کہتے ہیں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جن بتوں کی پوجا تمہارے بزرگ کیا کرتے تھے ان کو چھوڑ دو اس کے ساتھ وہ نماز پڑھنے سچ بولنے پرہیزگاری اور رشتہ داروں سے سلوک کا حکم دیتے ہیں۔

اس کے بعد ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں نے تم سے ان کا حسب نسب پوچھا۔ تو تم نے بیان کیا کہ وہ نبی اعلیٰ خاندان کے ہیں۔ اسی طرح تمام پیغمبر اپنی قوم میں سب سے اعلیٰ خاندان کے ہوتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ آیا نبوت کا دعوے کسی نے ان سے پہلے بھی کیا تھا۔ تم نے کہا کہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا انہوں نے کسی کو دیکھ کر اس کی نقل نہیں کی پھر میں نے پوچھا تھا کہ اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا۔ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں سو اگر کوئی بڑا ان کا بادشاہ ہوتا۔ تو خیال ہوسکتا تھا کہ شائد یہ شخص اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا دعوے نبوت سے پہلے تم ان کو جھوٹا کہتے تھے تم نے کہا نہیں پس میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسا شخص جس نے ساری عمر کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ بولا ہو وہ کس طرح یک دم خدا پر جھوٹ بولنے لگے گا۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ آیا بڑے آدمیوں نے اس کی پیروی کی یا غریب لوگوں نے تو تم نے کہا کہ غریب لوگوں نے اور یہی سچ ہے کہ سب پیغمبروں پر پہلے غریب لوگ ہی ایمان لاتے ہیں اور میں نے پوچھا تھا کہ اس کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم تو نے کہا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں تو حقیقت میں سچے دین کا یہی حال ہوتا ہے وہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے کمال کو پہنچ جائے پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مسلمان ہوکر پھر اس کے دین کو برا سمجھ کر مرتد بھی ہو جاتا ہے تم نے کہا نہیں اور واقعی ایمان کا یہی حال ہے کہ جب کسی کے دل میں رچ جاتا ہے تو پھر نہیں نکلتا۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ یہ شخص بدعہدی بھی کرتا ہے؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ کبھی بدعہدی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ تو تم نے کہا کہ اللہ کی عبادت کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں اس کا کوئی شریک نہ کرو اور بتوں کو نہ پوجو نماز پڑھو سچ بولو پرہیزگار بن جاؤ۔ وغیرہ

سو جو کچھ تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے۔ تو عنقریب یہ نبی اس جگہ کے مالک ہو جائیں گے۔ جہاں اب میں بیٹھا ہوں اور میں یہ جانتا تھا کہ ایک نبی اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں سے ہوں گے اور اگر میرے اختیار میں ہوتا۔ تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کی زیارت کرتا اور ان کے پیر دھوتا۔

اس کے بعد ہرقل نے آنحضرتؐ کا وہ خط منگایا۔ جو آپؐ نے دحیہ کلبیؓ صحابی کے ہاتھ امیر بصریٰ کو بھیجا تھا اور امیر بصریٰ نے اسے ہرقل کے پاس روانہ کر دیا تھا۔ جب اس کو پڑھوایا گیا۔ تو اس میں لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے بندے اور رسول محمدؐ کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف ہے۔ سلامتی ہو۔ اس شخص پر جو ہدایت کو مان لے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ میں تم کو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اگر مسلمان ہو جاؤ گے۔ تو بچ جاؤ گے اور اللہ تم کو دگنا ثواب دے گا اور اگر نہ مانو گے۔ تو ساری رعیت کا گناہ تمہارے سر پر ہوگا اور اے اہل کتاب تم ایسی بات کی طرف آ جاؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ یعنی یہ کہ ہم تو سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم اللہ کے سوا اپنے جیسے کسی انسان کو خدا کی طرف سمجھیں۔ پھر اگر نہ مانیں تو کہہ دو کہ ہم تو خدا کے فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ خط بادشاہ کے دربار میں پڑھا جا چکا اور اس کے درباریوں نے خود ہرقل کی سب باتیں جو ہم سے ہوئیں سن لیں تو وہ شور و غل مچانے لگے۔ آخر ہم کو رخصت کر دیا گیا اور ہم اپنے ڈیرے پر چلے آئے۔ میں نے وہاں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بھائیو! محمدؐ کا کام بن گیا۔ دیکھ لو۔ اب تو اس سے روم کا بادشاہ تک ڈرنے لگا اور میرے دل میں ان باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ آنحضرتؐ آخر سب پر غالب آ جائیں گے۔ پھر انہی خیالات کی وجہ سے میں مسلمان ہوگیا۔

اس کے بعد ہرقل نے خواب بھی دیکھا کہ ختنہ کرانے والی قوم کا بادشاہ تمام ملکوں پر غالب آ گیا ہے۔ جب اس نے یہ خواب دیکھا تو گھبرا کر اٹھا اور اپنے مشیروں سے اسے بیان کیا اور پوچھا کہ اس زمانہ میں کون کون سی قومیں ختنہ کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ یہودیوں کے سوا اور کوئی ختنہ نہیں کراتا۔ آپ ان کی طرف سے اندیشہ نہ کریں اور اگر ایسا ہی خیال ہے۔ تو اپنے حکام کو لکھ بھیجیں کہ جہاں جہاں یہودی لوگ ہوں سب قتل کر دئے جائیں۔ یہ لوگ ابھی انہی تجویزوں میں تھے کہ غسان کے بادشاہ نے ایک عرب کو ہرقل کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ عرب میں ایک شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کا حال یہ عرب جانتا ہے آپ کو سب باتیں اس کی بتائے گا۔ چنانچہ ہرقل نے اس سے بھی آنحضرتؐ کا احوال پوچھا پھر اپنے نوکروں سے کہا کہ اسے الگ لے جاکر دیکھو۔ کہ اس کا ختنہ کیا ہوا ہے یا نہیں ان نوکروں نے دیکھ کر عرض کیا کہ ہاں یہ شخص مختون ہے۔ پھر ہرقل نے اس عرب سے پوچھا کہ کیا تمہاری ساری قوم ختنہ کراتی ہے اس نے کہا کہ ہاں اس پر ہرقل نے کہا کہ بس میرا خواب اسی عرب کے نبی کی بابت ہے۔

اس کے بعد ہرقل نے یہ سب احوال اپنے ایک عالم دوست کو روم میں لکھا۔ اس کا جواب بھی یہی آیا۔ کہ آنحضرتؐ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ اس خط کے آنے پر ہرقل نے تمام عیسائی سرداروں کو اپنے محل میں بلایا اور نوکروں سے اشارہ کیا کہ سب دروازے بند کر دو۔ جب اس حکم کی تعمیل ہو چکی تو اس نے اپنے سب سرداروں سے کہا کہ اے روم والو۔ اگر تم ہدایت اور کامیابی چاہتے ہو اور تمہیں یہ منظور ہے کہ تمہاری سلطنت قائم رہے۔ تو تمہیں چاہئے کہ اس نبیؐ کی بیعت کرلو۔ اس کی یہ تقریر سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح غل مچاتے ہوئے دروازوں کی طرف بھاگے۔ مگر دروازے سب بند تھے۔ آخر جب ہرقل نے اسلام کی طرف سے ان کی اتنی نفرت دیکھی۔ تو ان کو بلا کر کہا کہ بھائیو! میں تو تمہیں آزماتا تھا۔ اب مجھے معلوم ہوگیا کہ تم اپنے دین میں بڑے پکے ہو سو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اس پر وہ لوگ بھی خوش ہو گئے اور انہوں نے اسے سجدہ کیا اور چلے گئے۔ پھر ہرقل بھی اسی حالت میں مرگیا۔ خدا کے لئے سلطنت نہ چھوڑ سکا اور نہ مسلمان ہوا۔

تعمیر مسجد نبوی

آنحضرتؐ جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے۔ تو بنی عمرو بن عوف کے قبیلہ میں مدینہ سے باہر اترے اور چودہ دن وہاں ٹھہرے پھر آپؐ نے بنی نجار انصاریوں کو بلا بھیجا وہ لوگ تلواریں لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور سب بنی نجار آپؐ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ آپؐ کی اونٹنی ابوایوب انصاری کے مکان پر ٹھہر گئی۔ انہوں نے آپؐ کا اسباب اپنے مکان میں اتارا۔ ساتھ ہی ایک احاطہ تھا۔ آپؐ نے اس جگہ ایک مسجد بنانے کا ارشاد فرمایا اور ان لوگوں سے کہا کہ اے بنی نجار تم اپنا یہ احاطہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انہوں نے عرض کیا یا حضرت ہم آپ سے اس کی قیمت ہرگز نہیں لیں گے۔ خدا تعالیٰ اس کا بدلہ ہمیں دے گا اس احاطہ میں کچھ قبریں تھیں کچھ گری ہوئی کوٹھڑیاں تھیں اور کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔ غرض تمام احاطہ صاف اور برابر کر دیا گیا اور کھجوروں کے درختوں کو کاٹ کر مسجد میں قبلہ رخ لگا دیا گیا اور ان کے درمیان پتھر چن دئے گئے۔ جب صحابہ پتھر ڈھونے لگے۔ تو شعر پڑھتے جاتے اور آنحضرتؐ یہ فرماتے تھے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرة
فاغفر للانصار و المھاجر

یعنی اے خدا آخرت کی بھلائی کے برابر کوئی بھلائی نہیں۔ اے خدا تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

مجھے اسلام کس طرح نصیب ہوا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی مسجد کا ایک حجرہ تھا اس میں ایک غریب حبشی عورت رہا کرتی تھی۔ وہ اکثر میرے پاس آتی اور باتیں کیا کرتی تھی۔ مگر جب کبھی آتی تو ایک شعر ضرور پڑھا کرتی تھی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

”وہ ہار والا دن بھی ہمارے رب کی عجیب قدرتوں کا دن تھا۔ جس دن اس پروردگار نے مجھے کافروں کے شہر سے نجات دی۔“

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دن اس سے پوچھا کہ اس شعر کا مطلب کیا ہے جو تم ہمیشہ اسے پڑھا کرتی ہو۔ اس پر اس عورت نے یہ قصہ سنایا:۔

بی بی میں عرب کے ایک قبیلہ کی لونڈی ہوں۔ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا تھا مگر انہی لوگوں میں رہتی ہوں۔ ایک دن اس قبیلہ کے رئیس کی لڑکی نے کپڑے اتارے۔ اس کے گلے میں ایک ہار تھا۔ وہ بھی اس نے اتارا۔ پھر ایسا ہوا کہ اس کی بے خبری میں ایک چیل اس ہار کو اڑا کر لے گئی۔ کیونکہ اس میں سرخ چمڑا لگا ہوا تھا۔ جب یاد آیا تو وہ ہار غائب تھا۔ بہتیرا ڈھونڈا نہ ملا۔ لوگوں نے مجھ پر چوری کی تہمت لگا دی اور لگے میری تلاشی لینے۔ یہاں تک کہ میرے کپڑے اتار دیئے اور مجھے ننگا کر دیا اور ہر طرح مجھے بے عزت کیا۔ خدا کی قدرت کہ ادھر میری تلاشی ہو رہی تھی۔ ادھر وہی چیل ہمارے اوپر سے اڑتی ہوئی گزری اور وہ ہار اس کے پنجوں سے نکل کر عین ہمارے سامنے گر پڑا۔ اس پر میں نے کہا۔ لو یہ وہ ہار ہے جس کی تم نے مجھے تہمت لگائی تھی اور بے پردہ کیا تھا۔ تم نے بدگمانی کی حالانکہ میں چور نہ تھی۔ یہ دیکھ کر ان لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور معافیاں مانگنے لگے۔ میں نے بھی کہا اب میں تمہارے پاس نہیں رہوں گی۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے سیدھی مدینہ چلی آئی اور مسلمان ہوگئی۔ یہ سبب میرے وہاں سے نکلنے اور مسلمان ہونے کا ہوا اور اس لئے میں یہ شعر پڑھا کرتی ہوں:۔

و یوم الرشاح من تعا جیب ربنا
الا انہ من بلدة الکفر انجانی

سادہ معاشرت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ میں بھی آنحضرتؐ اندھیرے میں ہی تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان دنوں ہمارے گھروں میں راتوں کو چراغ نہیں جلا کرتے تھے۔

گھوڑ دوڑ

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے سدھے ہوئے اور بے سدھے ہوئے سب گھوڑوں کو جمع کروا کر گھوڑ دوڑ کرائی۔ جو سدھے ہوئے تھے۔ ان

کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک ہوئی اور جو سدھے ہوئے نہ تھے۔ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک۔

لا دو۔لدا دو۔اور لا دنے والا ساتھ دو

آنحضرتؐ کے پاس ایک دفعہ علاقہ بحرین سے بہت سا مال آیا اور آپؐ نے فرمایا اسے مسجد میں پھیلا دو۔نماز سے فارغ ہو کر آپؐ وہاں آ کر بیٹھ گئے اور لوگوں کو تقسیم کرنا شروع کیا۔اتنے میں حضرت عباسؓ بھی آ گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی دیجئے۔ میں نے بدر کے موقعہ پر اپنا اور اپنے بھتیجے عقیل دونوں کا فدیہ ادا کیا تھا اس لئے میرا گزارہ تنگی سے ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم بھی لے لو حضرت عباسؓ نے چادر بچھا کر اسے روپوں اور اشرفیوں سے بھر لیا پھر باندھ کر اٹھانے لگے۔تو اٹھا نہ سکے۔کہنے لگے یا رسول اللہ ان حاضرین میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ بوجھ مجھے اٹھوا دے۔آپؐ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا کہ پھر آپؐ ہی مجھے اٹھوا دیجئے۔آپؐ نے فرمایا نہیں اس پر حضرت عباسؓ نے اس مال میں سے کچھ نکال دیا اور اٹھانے لگے۔پھر بھی وہ بوجھ نہ اٹھا۔عرض کیا یا رسولؐ اللہ اب تو کسی کو حکم دیں کہ مجھے یہ اٹھوا دے۔آپؐ نے فرمایا نہیں۔اس پر حضرت عباسؓ نے اس مال میں سے کچھ نکال دیا اور اٹھانے لگے۔پھر بھی وہ بوجھ نہ اٹھا۔ عرض کیا۔یا رسول اللہؐ اب تو کسی کو حکم دیں کہ مجھے یہ اٹھوا دے۔آپؐ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا نہیں تو آپؐ ہی اٹھوا دیں۔آپؐ نے فرمایا نہیں انہوں نے پھر اس چادر میں سے کچھ اور کم کر دیا اور باقی بمشکل اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھا اور چل دئے۔آنحضرتؐ تعجب سے ان کو جاتے ہوئے برابر دیکھتے رہے۔جب تک کہ وہ نظروں سے غائب نہ ہو گئے۔پھر آپؐ نے وہ مال تقسیم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اسی وقت سب کا سب لوگوں کو بانٹ دیا ایک کوڑی باقی نہ رہی۔

نرمی کیا کرو

ایک دفعہ ایک گنوار آپؐ کی مسجد میں آیا اور کھڑا ہو کر اس میں پیشاب کرنے لگا۔لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔آنحضرتؐ نے فرمایا چھوڑ دو۔پورا پیشاب کر لینے دو۔پھر اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو۔تم لوگ آسانی اور نرمی کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو نہ کہ سختی کرنے کے لئے۔

نماز میں بچی کو بہلانا

حضرت ابو قتادہؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو ایک دن میں نے دیکھا کہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے اور آپؐ کے مونڈھے پر امامہ آپؐ کی نواسی سوار تھیں۔جب آپؐ سجدہ کرتے تو ان کو زمین پر اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے۔تو پھر ان کو اٹھا لیتے۔

سورج گرہن

آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایک دفعہ سورج گرہن لگا۔اسی دن آنحضرتؐ کا بچہ ابراہیم فوت ہو چکا تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپؐ کے بچہ کی وفات کے سبب سے سورج کو گرہن لگا ہے۔آنحضرتؐ نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ سورج اور چاند کو نہ کسی کے مرنے کی وجہ سے گہن لگتا ہے۔نہ کسی کے پیدا ہونے سے۔یہ تو خدا تعالیٰ کی قدرت کے نشان ہیں۔جب کبھی گرہن لگا کرے تو تم لوگ نماز پڑھا کرو اور دعائیں مانگا کرو۔

عبرت کا نظارہ

جس دن مکہ فتح ہوا۔اس سے ایک دن پہلے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا مقام خیف بن کنانہ (محصب) میں ہوگا۔یہ وہ جگہ تھی جہاں چودہ پندرہ برس پہلے قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم کے برخلاف آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ نہ تو ہم ان سے رشتہ کریں گے نہ ان سے کوئی لین دین کریں گے۔جب تک یہ لوگ آنحضرتؐ کو ہمارے حوالہ نہ کریں۔

کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس میں دشمن آنحضرتؐ کو تباہ کرنے کا صلاح مشورہ کرتا ہے۔اسی مکان میں آنحضرتؐ بطور مالک کے آ کر انہی لوگوں کے سامنے ڈیرہ لگاتے ہیں۔پھر وہی مکہ جہاں سے آپؐ کو بے سرو سامانی کی حالت میں نکالا گیا تھا۔اس میں آپؐ بطور بادشاہ اور فاتح کے داخل ہوتے ہیں اور جس جگہ آپؐ کے سر پر گندی اوجھڑیاں ڈالی جاتی تھیں۔اسی جگہ آپؐ کھڑے ہوتے ہیں اور بڑے بڑے کفار آپؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور آپؐ فرماتے ہیں۔جاؤ میں تم کو آزاد اور معاف کرتا ہوں۔پھر جس کعبہ میں اکیلے خدا کی عبادت کرنے پر آپؐ کو اور آپؐ کے اصحاب کو ماریں پڑا کرتی تھیں۔ اسی کعبہ کی چھت پر بلالؓ بلند آواز سے اذان دیتا ہے اور کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور 360 بت جو خدا کے گھر میں اس کی جگہ لئے بیٹھے تھے۔ٹھوکریں مار مار کر وہاں سے اس طرح نکال دئے جاتے ہیں۔جس طرح کسی بادشاہ کے دربار میں سے ایک نجس کتا نکال دیا جاتا ہے کیا شان الٰہی ہے!!!

شفاعت

حضرت ابو ہریرہؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے پاس کچھ پکا ہوا گوشت آیا۔آپؐ نے اس میں سے دست کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا اور کھانے لگے۔ دست کا گوشت آپ کو پسند تھا۔آپؐ کھاتے میں فرمانے لگے کہ میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اگلے پچھلے آدمی سب ایک میدان میں جمع ہوں گے اور ہر ایک آدمی پکارنے والے کی آواز اس میدان میں سن سکے گا اور ہر طرف دیکھ سکے گا۔سورج اس دن بہت قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو بے حد تکلیف ہوگی۔اس وقت وہ کہیں گے کہ یارو اس مصیبت میں کوئی شفاعت کرنے والا تلاش کرو۔بعض ان میں سے کہیں گے کہ چلو آدم علیہ السلام کے پاس چلو۔سب ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ کے اندر پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔آپ ہماری شفاعت کیجئے۔دیکھئے تو ہم کس مصیبت میں ہیں۔آدمؑ کہیں گے آج میرا رب ایسے جلال میں ہے کہ نہ ایسا کبھی ہوا تھا نہ ہوگا۔مجھے اس نے ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر افسوس کہ میں نے اسے کھا لیا۔میں خود آج شرمندہ ہوں اور مجھے اپنی فکر ہے۔نفسی نفسی۔پھر لوگ کہیں گے۔چلو نوحؑ کے پاس چلو ان سے سب جا کر کہیں گے۔ کہ آپ زمین پر سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا آپ اللہ کے پاس ہماری شفاعت کریں۔دیکھئے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں وہ بھی جواب دیں گے کہ آج میرا رب اتنے جلال میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی تھا۔نہ آئندہ ہوگا اور مجھے ایک خاص دعا مانگنے کی اجازت ہوئی تھی۔وہ میں اپنی قوم کے برخلاف مانگ چکا اور نفسی نفسی کہیں گے۔پھر لوگ کہیں گے چلو ابراہیم کے پاس چلو۔جب ان کے پاس آئیں گے۔تو کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور خلیل ہیں۔مہربانی کر کے ہماری شفاعت خدا کے سامنے کریں۔دیکھئے ہم کس مصیبت میں ہیں۔وہ بھی فرمائیں گے کہ میرا رب آج نہایت جلال میں ہے۔میں نے تین غلطیاں کی ہیں۔ اس لئے خدا کے سامنے کس منہ سے جاؤں اور نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے کہ تم لوگ موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔پھر وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور کلیم اللہ ہیں آپ ہماری سفارش خدا کے حضور میں کریں۔وہ بھی کہیں گے آج میرا رب نہایت جلال میں ہے اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس قتل کا مجھے حکم نہ تھا۔پھر وہ بھی نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے کہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ اور روح ہیں۔آپ نے بچپن میں عقل کی باتیں کیں۔آپ ہی خدارا ہماری سفارش فرمائیے۔حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ آج میرا پروردگار نہایت جلال میں ہے۔کبھی اس سے پہلے وہ ایسے جلال میں نہ تھا۔نہ آئندہ ہوگا۔میں اس کام کے لائق نہیں۔تم سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔اس پر سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔کہ اے محمدؐ آپ خدا کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی سب اگلی پچھلی بشری کمزوریاں تک معاف کر دی تھیں۔آپؐ اللہ سے ہماری شفاعت کیجئے۔دیکھئے ہم کس مصیبت میں ہیں۔اس وقت میں عرش کے نیچے جا کر سجدہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ خود مجھے حمد و ثنا کرنے کا طریقہ الہام کرے گا۔وہ ایسا طریقہ ہوگا کہ پہلے کسی کو معلوم نہ تھا۔پھر جب میں اسی طرح خدا کی تعریف کروں گا۔تو مجھے حکم ہوگا۔اے محمدؐ اٹھ! اور مانگ کیا مانگتا ہے۔شفاعت کر ہم تیری شفاعت قبول کریں گے۔اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا کہ اے رب میری امت کو بخش دے۔میری امت کو بخش دے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اے محمدؐ اپنی امت کے ان سب لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہوگا جنت کے دائیں دروازہ سے داخل کر دو۔اس کے بعد پھر میری شفاعت سے اور ایماندار لوگ بھی دوزخ سے نکالے جائیں گے۔یہاں تک کہ جس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان ہوگا۔اس کو بھی خدا کے حکم سے نکال لاؤں گا اور برابر دعا کرتا رہوں گا۔یہاں تک کہ وہ لوگ جن کے دل میں ایک رائی یا ذرہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ان کو بھی نکال لوں گا۔آخر میں پھر میں سجدہ کروں گا اور خدا کی تعریف کروں گا۔تو پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ تم شفاعت کرو۔میں عرض کروں گا۔اے رب میری امت میری امت۔اس پر حکم ہوگا کہ جن کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی بہت کم ایمان ہو ان کو بھی نکال لو۔چنانچہ میں جا کر ایسے لوگوں کو بھی نکال لوں گا۔پھر آخر میں بھی اسی طرح حمد و ثنا کروں گا اور عرض کروں گا کہ اے پروردگار تو ان لوگوں کی نجات کا بھی حکم دے۔جنہوں نے لاالٰہ الا اللہ کہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھ کو اپنی عزت اور جلال اور بڑائی اور بزرگی کی قسم میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نجات دوں گا۔جنہوں نے لاالٰہ الا اللہ کہا ہے۔

سب سے پہلی وحی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبوت سے کچھ مدت پہلے آنحضرتؐ کو عمدہ خواب آنے شروع ہوئے۔جو خواب آپ دیکھتے وہ صاف طور سے پورا ہو جاتا تھا۔ اس وقت آپؐ کو تنہائی میں رہنا پسند ہو گیا اور آپ غار حرا میں خلوت فرمانے لگے اور کئی کئی رات برابر وہاں خدا کی عبادت کیا کرتے۔پھر گھر آتے اور کئی روز کی خوراک لے جاتے۔یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آ گئی جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔تو اس وقت آپؐ غار حرا میں تھے یہ رمضان کا مہینہ۔شب قدر کی رات اور پیر کا دن تھا کہ ایک فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے سامنے ظاہر ہو کر اس نے آپؐ سے کہا کہ پڑھو،آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس پر اس فرشتے نے آپؐ کو پکڑ لیا اور زور سے دبایا۔یہاں تک کہ آپؐ کو تکلیف ہوئی پھر چھوڑ کر آپؐ سے کہا کہ پڑھیئے۔آپؐ نے پھر فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس پر فرشتے نے دوبارہ آپ کو زور سے دبایا۔ یہاں تک کہ آپ کو تکلیف ہوئی۔پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے۔آپؐ نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر تیسری دفعہ اس فرشتہ نے آپ کو زور سے دبایا۔پھر چھوڑ دیا اور کہا کہ اقراء باسم ربك..........یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھو۔جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔

انسان کو گوشت کی بوٹی سے پیدا کیا۔ پڑھو! اور تمہارا پروردگار بڑا اکرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ جانتا نہ تھا۔‘‘

یہ کہہ کر فرشتہ غائب ہوگیا اور آنحضرتؐ کا دل اس واقعہ کی ہیبت سے دھڑکنے لگا۔ آپؐ غار حرا سے سیدھے حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ پر کمبل ڈال دیا یہاں تک کہ کچھ دیر بعد جب آپ کا دل ذرا ٹھہرا تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ میرا تو دم نکلنے لگا تھا۔ اس پر حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ ایسا نہ فرمایئے۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی پریشان نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں جو اچھی باتیں اور لوگوں میں نہیں پائی جاتیں وہ آپ میں موجود ہیں۔ آپؐ مہمان نواز ہیں اور تکالیف میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں‘‘ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچیں۔ یہ ورقہ عیسائی ہو چکے تھے اور انجیل سے خوب واقف تھے اور اتنے عمر رسیدہ آدمی تھے کہ ان کی آنکھیں بھی جاتی رہی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا۔ کہ اے بھائی ذرا اپنے بھتیجے کا حال تو سنو اور پھر اپنی رائے دو۔ ورقہ نے حال پوچھا۔ تو آنحضرتؐ نے سب واردات بیان فرمائی۔ ورقہ نے سن کر کہا کہ اے محمدؐ یہ تو وہ فرشتہ ہے۔ جسے اللہ نے موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ اے کاش میں آپ کے نبوت کے زمانہ میں جوان ہوتا۔ اے کاش کہ میں اس وقت تک زندہ ہی رہتا۔ جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کیا سچ مچ یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا۔ ہاں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ہمیشہ سے لوگ آپ جیسے نبیوں سے دشمنی کرتے رہے ہیں اور اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ پوری طاقت کے ساتھ آپ کی مدد کروں گا۔ مگر افسوس کہ چند روز کے بعد ہی ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی کا آنا بھی کچھ مدت کے لئے رک گیا۔

دوسری دفعہ پھر

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ پہلی دفعہ وحی آنے کے بعد اس کے رک جانے کا حال بیان فرمانے لگے تو فرمایا کہ ایک دن میں چلا جا رہا تھا۔ کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی اوپر نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں ڈر گیا گھر کو واپس آیا اور کہنے لگا کہ کمبل اوڑھاؤ کمبل اوڑھاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ یا ایھا............

یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ہر ناپاکی کو چھوڑ دے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ وحی کی آمد خوب گرم ہوگئی اور لگاتار آنے لگی۔

وحی کے وقت تکلیف

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو وحی کے نازل ہونے کے وقت سخت تکلیف ہوتی تھی۔ پہلے پہل آپؐ اپنے ہونٹوں کو جلدی جلدی ہلاتے تھے۔ تاکہ وحی یاد ہو جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی آپؐ اپنی زبان کو بہت حرکت نہ دیا کریں کہ وحی جلدی یاد ہو جائے۔ آپؐ صرف سن لیا کریں۔ پھر یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپؐ کے ذہن میں ہم اس کو محفوظ کر دیں۔ جب آپؐ وحی کو سن چکیں اس کے بعد اسے دھرایا کریں۔ چنانچہ پھر آنحضرتؐ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

وحی کس طرح آتی تھی

ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور یہ مجھ پر سب قسموں میں سخت ہوتی ہے۔ پھر جب میں اس کا سب مضمون یاد کر لیتا ہوں۔ تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت بن کر میرے سامنے آ جاتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے حفظ کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں میں بھی آپؐ پر وحی اترتے دیکھی ہے۔ اس وقت آپؐ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔ چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا اور سانس تیز چلنے لگتا تھا۔

قرآن کا دور جبرائیلؑ کے ساتھ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ یوں تو خود ہی سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ مگر رمضان کے مہینے میں آپ کی سخاوت بے حد بڑھ جاتی تھی۔ جب اس مہینہ میں حضرت جبرائیلؑ ہر رات کو آپ کے پاس آتے اور قرآن کا دورہ کیا کرتے تھے۔

آپؐ قرض لے کر اس سے زیادہ دیتے تھے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک اونٹ قرض لیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ شخص آپ سے اس اونٹ کے بدلہ کا اونٹ لینے آیا اور تقاضا کیا۔ یہاں تک کہ اس نے بہت سخت کلامی کی اور گستاخی سے پیش آیا۔ بعض صحابہ کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی اور اسے مارنے کو اٹھے۔ آنحضرتؐ نے منع کیا اور فرمایا کہ قرض خواہ کی بات سخت ہی ہوتی ہے۔ تم کہیں سے اس کے اونٹ کے بدلے ایک اونٹ کا بندوبست کرو۔ لوگوں نے بہت تلاش کی اور آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے اونٹ سے بہت اچھے اچھے تو ملتے ہیں۔ مگر اس وقت ویسا نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا اچھی قسم کا اونٹ ہی لا کر اسے دے دو۔ کیونکہ اچھا آدمی وہی ہے جو قرض خواہ کو اس کے قرض سے بڑھ کر ادا کرے۔

جانوروں سے نیکی کرنا بھی ثواب ہے

ایک دن آنحضرتؐ نے پہلے زمانہ کی ایک عورت کا قصہ اپنے صحابہ کو سنایا فرمایا کہ ایک بہت بری اور گناہ گار عورت تھی۔ وہ کہیں جا رہی تھی۔ راستہ میں اسے پیاس لگی۔ تو اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہاں سے چلی تو دیکھا کہ پاس ہی ایک کتا پیاس کے مارے بیقرار ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے دل میں کہا کہ یہ بھی میری طرح پیاسا ہے۔ اسے پانی پلانا چاہئے۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتری۔ اپنی جوتی میں پانی بھرا۔ اس جوتی کو دانتوں سے پکڑ کر کنویں سے باہر آئی اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ کام ایسا پسند آیا کہ اس کے پچھلے سب گناہ اس نے بخش دیئے اور اس کے دل میں نیکی کی محبت اور گناہ کی نفرت ڈال دی۔ یہاں تک کہ اس نے توبہ کر لی اور آخر جب مری تو جنت میں داخل ہوئی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت سے بھی ہمیں ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں ہر جاندار کی خدمت میں ثواب ہے۔

بھوکوں کو خدا رزق دیتا ہے

حضرت ابوسعیدؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے اپنے چند صحابہ کو کسی کام کے لئے سفر پر بھیجا۔ یہ لوگ ایک دن ایک عرب قبیلہ کے نزدیک اترے اور ان لوگوں سے کہا کہ ہم مسافر ہیں۔ ہمارے کھانے کا بندوبست کرو۔ ان لوگوں نے صحابہ کو کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی۔ کہ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ لوگوں نے بہتیرے علاج کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اور وہ مرنے کے قریب ہوگیا۔ کسی نے کہا کہ دیکھو تو وہ جو مسافر اترے ہوئے ہیں۔ شائد ان میں سے کوئی سانپ کاٹے کا علاج یا منتر جانتا ہو۔ چنانچہ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور حال بیان کیا کہ ہمارے سردار کو سانپ ڈس گیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس کا علاج جانتا ہو۔ تو ہمارے ساتھ چلے۔ ایک صحابی نے جواب دیا۔ کہ ہاں مجھے اس کا منتر آتا ہے۔ مگر چونکہ تم نے ہماری دعوت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اب میں اجرت لے کر علاج کروں گا۔ مفت نہیں کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے کچھ بکریاں دینے کا اقرار کیا جب معاملہ طے ہوگیا۔ تو وہ صحابی گئے اور انہوں نے الحمد کی سورت پڑھ کر اس بیمار پر پھونکنی شروع کی۔ جوں جوں وہ دم کرتے جاتے تھے۔ اس شخص کو ہوش آتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں وہ اٹھ بیٹھا اور اچھا ہوگیا۔ اس پر ان لوگوں نے وعدہ کی بکریاں صحابہ کو دے دیں۔ بکریاں لے کر صحابہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپ نے سارا قصہ سنا تو بہت ہنسے اور فرمایا کہ تمہیں کس نے بتایا۔ کہ الحمد میں یہ تاثیر ہے۔ اچھا یہ بکریاں تم لوگ بانٹ لو اور مجھے بھی اپنی اجرت میں سے حصہ دو۔

شراب کی خرابی (ابتدائے مدینہ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں ایک اونٹنی میرے حصہ میں آئی اور ایک اور اونٹنی آنحضرتؐ نے مجھے عطا فرمائی میں نے ایک دن ان دونوں اونٹنیوں کو ایک جگہ بٹھا کر ارادہ کیا کہ ان پر اذخر گھاس جنگل سے کاٹ کر لاؤں گا اور اسے سناروں کے ہاتھ بیچ کر جب کچھ رقم ہو جائے تو اپنی شادی کی دعوت ولیمہ کروں گا۔ اذخر بیچنے کے لئے میں نے ایک سنار سے بات چیت بھی کر لی تھی اس سنار نے کہا تھا۔ کہ تم لاؤ میں ضرور خرید لوں گا۔ میں جنگل کو جانے کے لئے تیار تھا کہ اتنے میں پاس کے گھر میں میرے چچا حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں نکلے۔ وہاں کچھ غزل خوانی بھی ہو رہی تھی۔ گانے والے نے کہا کہ اے حمزہ یہ موٹی موٹی اونٹنیاں بیٹھی ہیں ان کو پکڑ لو اور ذبح کر لو۔ اس پر حمزہ تلوار لے کر میری اونٹنیوں کے پاس آئے اور ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ میں یہ خوفناک نظارہ دیکھ کر آنحضرتؐ کے پاس گیا اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ اٹھ کر سیدھے اس جگہ پہنچے اور حمزہ پر ناراض ہوئے کہ تم نے یہ کیا ظلم کیا۔ حمزہ شراب کے نشہ میں تھے۔ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ ان کے تو ہوش و حواس ہی ٹھکانے نہیں تو واپس چلے آئے۔ یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے (خدا تعالیٰ کی اپنے خاص بندوں کے ساتھ یہ بھی عادت ہے۔ کہ دنیا سے جانے سے پہلے ان کے سب قصور اور کمزوریاں یہیں دھوڈالتا ہے۔) آپ اپنے نیک اعمال اور اسلام کی ابتدائی مدد کی وجہ سے جنگ احد میں شہید ہوئے اور سید الشہداء کہلائے۔

منہ پر ہرگز نہ مارو

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی شخص کسی کو مارے بھی تو منہ پر ہرگز نہ مارے۔ (بعض استاد یا ماں باپ جان کر منہ پر تھپڑ مارتے ہیں۔ یہ گناہ کی بات ہے اور منہ پر مار کھانے والے بچوں کی آنکھ کان دماغ کو بعض دفعہ اس سے ایسا صدمہ پہنچ جاتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے عیب دار ہو جاتے ہیں)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب ستارہ امتیاز ملٹری واقف زندگی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے مکرم طاہر وجیہ صاحب ابن مکرم سرفراز احمد صاحب کی شادی محترمہ ثمین احمد صاحبہ بنت مکرم بریگیڈیئر علیم الدین صاحب کے ساتھ مورخہ 23/ اکتوبر 2009ء کو راولپنڈی میں ہوئی۔ دعوت ولیمہ 25/ اکتوبر کو ربوہ میں ہوئی اس موقع پر محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر نے دعا کروائی۔ نکاح قبل ازیں 31/ اکتوبر 2008ء کو ہو چکا تھا۔ دلہا کا تعلق مکرم بابو عبدالغفار صاحب آف حیدر آباد جو 1986ء میں راہ مولا میں قربان ہوئے کے خاندان سے ہے جبکہ دلہن حضرت مولوی چراغ دین صاحب مرحوم مربی سلسلہ از مردان کی نسل سے ہیں۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ کی تیسری بار کیموتھراپی شوکت خانم ہسپتال لاہور میں 29/ اکتوبر 2009ء سے شروع ہو چکی ہے جو کہ تین ماہ تک جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس طریقہ علاج میں برکت ڈالے اور عزیزم کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

پاکستان آرمی نے 125 پی ایم اے لانگ کورس کے ذریعے پاکستان آرمی میں ریگولر کمیشن دینے کا اعلان کیا ہے۔ قابلیت انٹرمیڈیٹ اور عمر 17 تا 22 سال تک ہونی چاہئے۔

امیدوار انٹرنیٹ کے ذریعہ یا آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سنٹرز میں رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ رجسٹریشن 2 تا 25 نومبر 2009ء تک ہو گی جبکہ ٹیسٹ 2 دسمبر 2009ء سے شروع ہونگے۔ مزید معلومات کیلئے www.joinpakarmy.gov.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

قرارداد ہائے تعزیت بروفات

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخہ 26/ اگست 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نے 63 سال کے عرصہ میں محنت تندہی اور اخلاص و وفا کے ساتھ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ آپ کی وفات پر مختلف اداروں، جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے قرارداد ہائے تعزیت برائے اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ جن میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی علمی و دینی خدمات اور سیرت و کردار کی خوبیوں کا تذکرہ ہے۔ چونکہ سب قرار دادوں میں ایک سا مضمون ہے۔ اس لئے تکرار سے بچتے ہوئے صرف ان کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ پاکستان
دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ
احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور
IAAAE ربوہ مجلس
جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ
جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی
جماعت احمدیہ ضلع حیدر آباد
جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
جماعت احمدیہ 184/7R ضلع بہاولنگر
مجلس انصار اللہ ضلع بہاولنگر
مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور
مجلس انصار اللہ بحریہ سوسائٹی کراچی
لجنہ اماء اللہ ربوہ

ضرورت سٹاف

اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی میں اردو اور انگلش پڑھانے کیلئے اساتذہ کرام کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں بمعہ اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے خاکسار کو 9 نومبر 2009ء تک بھجوا دیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ/امیر جماعت کی تصدیق شدہ ہو۔

قابلیت: متعلقہ مضمون میں ایم اے/بی اے ایم ایڈ اور بی ایڈ اضافی قابلیت شمار ہوگی۔

نیز ادارہ ہذا کو فوری طور پر دو خاکروبوں کی ضرورت ہے ملازمت کے خواہشمند فوری طور پر ادارہ سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی)

☆☆☆

ماخوذ

ذیابیطس

سر سے پاؤں تک کی احتیاطیں

ذیابیطس کا مرض پورے جسم کو گھن کی طرح چاٹ جاتا ہے، اس لئے اس کے مریضوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ احتیاط، پرہیز، علاج سے کام لیں۔ ذیل میں امریکن ڈایابیٹک ایسوسی ایشن کی تجویز کردہ احتیاطی تدابیر دی جارہی ہیں۔

آنکھیں

آنکھوں کی اچھی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ

☆ اپنا بلڈ پریشر معمول پر رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

☆ بلڈ پریشر زیادہ ہو تو اسے معمول پر لائیے۔

☆ ہر سال دوا کے ذریعے سے آنکھ کی پتلی پھیلا کر کیا جانے والا ٹیسٹ کرایا جائے۔

اپنے معالج سے مشورہ کیجئے اگر......

☆ نظر دھندلانے لگے۔

☆ چیزیں دوگنی نظر آنے لگیں۔ سامنے دھبے ناچتے یا بھنگے سے اڑتے نظر آئیں۔

☆ ایک یا دونوں آنکھیں زخمی سی محسوس ہونے لگیں۔

☆ آنکھوں میں دباؤ محسوس ہو۔

☆ دائیں بائیں جانب کی اشیاء پہلے کی طرح نظر نہ آئیں۔

☆ پڑھنے میں دقت محسوس ہو۔

قلب

ذیابیطس میں مبتلا افراد کے ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہونے کا خطرہ اوروں کے مقابلے میں دوگنا ہوتا ہے۔

☆ وزن زیادہ ہو تو اسے کم کیجئے۔

☆ جسمانی طور پر زیادہ سرگرم اور فعال بنیے۔

☆ باقاعدگی سے اپنا بلڈ پریشر چیک کراتے رہیے۔

☆ اپنے معالج سے اپنے بلڈ پریشر کی مطلوبہ حد معلوم کیجئے۔ ذیابیطس کے اکثر مریضوں کا بلڈ پریشر 130/85 ہونا چاہئے۔

☆ تمباکو سے پرہیز کیجئے۔

پیر

ذیابیطس سے پیر کی رگوں اور اعصاب کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پیر صحت مند رکھنے کے لئے:

☆ خون میں شکر کی سطح قابو میں رکھیے۔

☆ جوتے اور موزے اتارنے کے بعد اپنے پیروں کا بغور معائنہ کرنے کے عادی بنیے۔ خاص طور پر اگر ان میں کوئی تکلیف ہو تو معالج سے مشورہ کیجئے۔

☆ اپنے پیروں کو کم از کم ایک دفعہ اچھی طرح دھویا کیجئے اور انہیں صاف کپڑے سے خاص طور پر انگلیوں کے درمیان خشک کرلیا کیجئے۔

☆ روزانہ پیروں میں زخم، خراش، آبلوں، سرخی اور ورم کا جائزہ لیا کیجئے۔ پیر کے تلووں کا خاص طور پر معائنہ کرتے رہیے۔ یا پھر یہ کام کسی سے کرواتے رہیے۔

☆ کبھی ننگے پاؤں نہ چلیے۔

☆ صحیح سائز کے جوتے پہنیے۔ پیر بے حس ہونے لگیں تو معالج سے مشورہ کیجئے اور ٹھیک قسم کے صحیح جوتے خریدیے۔

☆ ناخن گولائی کے بجائے سیدھے کاٹیے اور ان کی نوکیں ریتی سے گھس دیا کیجئے۔

☆ تمباکو سے پرہیز کیجئے۔

☆ پہننے سے پہلے جوتے جھاڑ لیا کیجئے۔

(ہمدرد صحت، نومبر 2008ء)

اعزازات

(اردو میڈیم سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

فیصل آباد بورڈ کے زیر انتظام تحصیل لالیاں کے علمی و ادبی مقابلہ جات گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول لالیاں میں منعقد ہوئے جس میں اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے بھرپور حصہ لیا اور درج ذیل اعزازات حاصل کئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ طلباء اور ادارہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

مقابلہ حسن قرات میں حافظ حسان بن شاہد نہم دوم، مقابلہ نعت خوانی میں عبدالسلام دہم سوم، اردو مباحثہ حق میں حافظ فرحان احمد دہم اول، اردو مباحثہ مخالفت میں ریحان احمد دہم اول، مقابلہ اقبالیات میں حافظ فرحان احمد دہم اول، مقابلہ فی البدیہہ تقریر میں حافظ فرحان احمد دہم اول، بیت بازی میں حافظ سدید احمد دہم اول، جنرل نالج کوئز مطالعہ پاکستان میں عبدالسلام دہم دوم، اسلامیات میں کامران علی نہم دوم، پنجابی ٹاکرہ حق میں بلال احمد دہم دوم اور مخالفت میں حافظ عزیز احمد دہم دوم قرار پائے۔

(پرنسپل اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ

ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ان احباب کو بھی یاد رکھئے جو الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

این آر او، سیاستدانوں سے زیادہ دوسروں نے فائدہ اٹھایا

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ این آر او سے فائدہ اٹھانے والوں میں سیاستدانوں سے زیادہ دوسرے لوگ ہیں۔ احتساب کا قانون اپوزیشن کے مشورے سے بنایا جائے گا، سیاستدانوں کو اپنا تشخص بہتر بنانا ہوگا، سیاستدان ایک دوسرے پر الزامات نہ لگائیں، ورنہ کل کوئی اور پیر ہوگا اور ہم سب مرید ہوں گے، 58ٹو بی اور 17ویں ترمیم کے خاتمے کیلئے آئینی اصلاحات کمیٹی کو اپنا کام تیز کرنا چاہئے۔ حکومت میڈیا پر کوئی پابندی نہیں لگائے گی۔ ہم پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہیں، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی بھی اخبارات میں کرپشن کے حوالے سے خبروں پر ایکشن لے سکتی ہے۔ انہوں نے یہ باتیں قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

فورسز نے لدھا قلعہ کا کنٹرول حاصل کر لیا، 28 شدت پسند ہلاک، 5 اہلکار جاں

بحق جنوبی وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز نے مزید پیش قدمی کرتے ہوئے لدھا قلعہ کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور تازہ کارروائی میں مزید 28 دہشت گردوں کو ہلاک اور 5 گرفتار کر لئے ہیں۔ جبکہ ایک افسر سمیت 5 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 2 زخمی ہوگئے۔ آئی ایس پی آر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ سیکیورٹی فورسز جنڈولہ، سراروغہ محور پر علاقہ اور پہاڑی چوٹیوں پر اپنی پوزیشن مستحکم کر رہی ہیں۔

امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں مرنے والوں کی تعداد 6 ہوگئی

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں نورک میں امریکی جاسوس طیارے کے حملے میں مرنے والوں کی تعداد 6 ہوگئی ہے۔ حملے میں میر علی میں واقع گاؤں میں ایک گھر کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ہلاکتوں کے علاوہ حملے میں 8 افراد زخمی بھی ہوئے۔ حملے کے بعد شدت پسندوں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

ایک ہزار اساتذہ کو اعلیٰ کارکردگی پر 50،50 ہزار روپے انعام دیا جائے گا

وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے صوبہ بھر کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 1000 اساتذہ کو 50 ہزار روپے فی کس کے حساب سے انعام دینے کی منظوری دے دی ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن کے نوٹیفکیشن کے مطابق بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنیوالے اساتذہ کا انتخاب ڈویژن اور ضلع کی سطح پر قائم کی گئی سلیکشن کمیٹیاں کریں گی۔ اہلیت کے لئے شرائط کا اعلان کر دیا گیا۔ 60 تا 70 فیصد نتائج دکھانا ہوں گے۔

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:

ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:

ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبر آفس: 0092476214953

رہائش 0476214313

موبائل 03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل tahqeeqj@yahoo.com

tahqeeq@gmail.com

ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

تعطیل

مورخہ 9 نومبر 2009ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وسیم امجد محمود صاحب ڈائریکٹر مارکیٹنگ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کے والد مکرم میجر مبارک محمود صاحب آج کل بیمار ہیں اور لندن میں ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت نہایت درجہ قابل فکر ہے۔ تمام احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی اور صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ماسٹر منظور احمد صاحب محلہ دارالشکر ربوہ پچھلے ایک ماہ سے پراسٹیٹ کی تکلیف کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور پیشاب کی بندش کی وجہ سے نالی بھی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے شدید تکلیف ہے احباب کی خدمت میں جلد و کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔نومبر

طلوع فجر	5:02
طلوع آفتاب	6:27
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:16

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641,0333-6714012

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے
جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے
حکیم منور احمد عزیز دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
047-6214029,0334-6201283

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

مغل بینکوئٹ ہال ربوہ
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون 047-6211412 03336716317

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL UKAS
enliven Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

زوجام عشق -/1000 روپے
زوجام عشق خاص کستوری والی -/6000 روپے
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 047-6211971: 6216216

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

FD-10